THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Saturday, June 05, 2010

(62^{nd} Session)

Volume VI No. 03

(Nos. 1–12)

CONTENTS

	Pages
1. Recitation from the Holy Quran	1
2. Laying of Finance Bill 2010–11................................	2
3. Point of Order	
Rescue and Relief Operations in Cyclone Hit Areas of Balochistan	3–14

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VI	SP. VI(03)/2010
No. 03	130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, June 05, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at fifty eight minutes past seven in the evening with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ ﴿۳۲﴾
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ
مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ
كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے تمہارے کھانے کو پھل نکالے اور کشتیاں تمہارے تابع کر دیں تاکہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں اور نہریں تمہارے تابع کر دیں۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے تابع کر دیا جو ہمیشہ چلنے والے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو تابع کیا۔ اور جو چیز تم نے ان سے مانگی اس نے تمہیں دی اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

(سورۃ ابراہیم آیات 31تا33)

Finance Minister sahib, please جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی move item No.2.

Laying of Finance Bill 2010-11

Senator Dr. Abdul Hafeez Shaikh (Minister for Finance): I beg to lay on the table of the Senate a copy of the Finance Bill, 2010, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution, for making recommendations, if any, thereon to the National Assembly.

Mr. Chairman: Copy of the Finance Bill, 2010 stands laid. Now, please move item No.3.

Senator Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Mr. Chairman, I beg to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Finance Bill, 2010, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution.

Mr. Chairman: The notices for proposals to make recommendations on the Finance Bill, 2010 and the Annual Budget Statement may be submitted by the members of the Senate to the Senate Secretariat by Tuesday, the 8th June, 2010 at the latest. The proposals received for making recommendations shall, on a motion, be referred to the Senate Standing Committee on Finance. The Committee shall consider these proposals for making recommendations from 9th to 15th June, 2010 and would submit the report to the House in the sitting of the Senate on 16th June, 2010. In the meantime, the Senate would discuss the Finance Bill, 2010, containing the Annual Budget Statement from 8th June, 2010. The Senate would also consider the report of the Committee and finalize its recommendations. Yes, Nayyer Bokhari sahib please move the motion.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): Mr. Chairman, I beg to move that the Finance Bill, 2010, containing the Annual Budget Statement, may kindly be referred to the Standing Committee on Finance.

Mr. Chairman: I put the motion to the House.

(The motion was carried.)

جناب چیئرمین: جی کلثوم پروین صاحبہ۔

Point of Order

Rescue and Relief Operations in Cyclone Hit Areas of Balochistan

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں صرف آپ کے دو منٹ لوں گی۔ جناب والا! اس وقت بلوچستان میں flood سے گوادر، پسنی، اورماڑا سمیت تقریباً 23 دیہات ڈوب چکے ہیں اور آنے والا سیلاب اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ مزید نقصان کا خدشہ ہے۔ جناب والا! اس وقت سمندر میں کچھ کشتیاں موجود ہیں جو پہلے کی گئی ہوئی ہیں اور ان لوگوں کا پتا نہیں چل رہا ہے کہ یہ آٹھ کشتیاں کہاں گئی ہیں۔ اس وقت ہمیں حکومت پاکستان سے rescue teams کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ میری آپ کی وساطت سے گزارش ہے حکومت پاکستان سے، صدر پاکستان سے، وزیراعظم پاکستان سے کہ جتنی جلدی ہو سکے وہاں پر rescue teams بھیجیں تاکہ flood سے کم سے کم تباہی ہو۔ میری تمام House سے گزارش ہو گی کہ اس flood کی مد میں ہماری ایک ایک ہفتے کی pay ان کو دی جائے، کم از کم ہم بلوچستان والے تو سب لوگ یہ چاہ رہے ہیں۔ اگر باقی لوگ بھی ہم سے تعاون کریں گے تو ہم بلوچستان والے ان کے شکر گزار ہوں گے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: سب کو موقع ملے گا۔ جی بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب والا! یہ جو point کلثوم صاحبہ نے اٹھایا ہے، اس کی ساری details آپ لوگوں کے پاس ہیں۔ جیونی، گوادر، سربندر اور پسنی یہ وہ علاقے ہیں کہ اس وقت بارش سے وہاں تقریباً تقریباً اگر ان سب کو اکٹھا کیا جائے تو دو سے ڈھائی ہزار کے قریب چھوٹے موٹے گھر اور جھگیاں تباہ ہو چکی ہیں، یہاں تک کہ سرکاری املاک بھی اس میں بہہ گئی

ہیں including گوادر جیل۔ اس وقت بھی بارش جاری ہے اور اب تک کوئی rescue team وہاں پر نہیں پہنچی حالانکہ نیوی نے اعلان نے کیا ہے کہ ہم وہاں پر پہنچ گئے ہیں لیکن نیوی کا کوئی آدمی وہاں پر نہیں پہنچا ہے۔ اسی طرح نہ بلوچستان حکومت کا کوئی آدمی وہاں پر موجود ہے، نہ وفاقی حکومت کا کوئی آدمی وہاں پر موجود ہے، نہ Disaster Management کا کوئی group یا team وہاں پر موجود ہے۔ نیوی کی report ہے کہ جو cyclone آرہا ہے وہ کراچی سے پہلے آج رات تک سومیانی کو hit کرے گا اور اس وقت سومیانی جو کہ بالکل ہی ایک backward گاؤں ہے وہاں پر Disaster Management کا کوئی آدمی نہیں ہے even Navy کا بھی کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس وقت جتنے وزراء صاحبان بیٹھے ہیں میری ان سے درخواست ہے کہ وہ وہاں پر جائیں، بہت سے دیہات ہیں جو بہہ گئے ہیں، بہت سی جگہوں پر لوگ درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں، وہاں پر کوئی ہیلی کاپٹر یا کوئی اور دوسری service نہیں ہے۔ خدارا! ان لوگوں کا خیال رکھیں اور فوری طور پر وہاں پر rescue teams بھیجیں اور ان لوگوں کو بچائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: شکریہ جناب چیئرمین۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے لوگوں کا concern بالکل صحیح ہے۔ وہاں پر اس وقت صورتحال یہ ہے کہ خاص طور پر گوادر کو cyclone نے جس طرح پہلے hit کیا ہے اور وہاں پر پاکستان نیوی نے حفاظتی اقدامات کیے تھے، جو وہاں پر مختلف centers بنائے تھے لیکن وہاں سے جو reports آرہی ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ وہاں پر صحیح اقدامات نہیں ہیں، لوگوں کو وہ support نہیں مل رہی ہے جن سے ان کو relief مل سکے۔ ان کو کھانے پینے کے لیے اجناس نہیں مل رہی ہیں۔ سکولوں میں اور مختلف جگہوں پر shelters بنائے گئے تھے۔ گوادر پورٹ کے حوالے سے ہم نے جو حفاظتی اقدامات کیے تھے، تمام جہاز وہاں سے ہٹا دیے تھے، جو جہاز unload ہو رہے تھے ان کو ہم نے بیچ سمندر میں بھیج دیا تھا، اس کے باوجود ہماری gantry crane ٹوٹی ہے اور اس طرح ٹوٹی کہ دوسری کرین اس پر گری ہے اور اس کی pilot boat damage ہوئی ہے لیکن الحمدللہ کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا لیکن لوگ بارش کی وجہ سے hit ہوئے ہیں کیونکہ کافی زیادہ بارش ہوئی، بارش کی وجہ سے کئی مکانات گر گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے فوری طور بلوچستان کے coastal line areas کے لیے پانچ کروڑ روپے کا special package announce کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ فیڈرل گورنمنٹ کے جو ادارے ہیں اس میں نیوی نے خاص طور پر special operation کیا تھا لیکن آج چونکہ موسم صحیح نہیں تھا اس لیے نیوی نے اپنا helicopter operation روکا تھا اور ابھی وہ monitor کررہے ہیں۔ جہاں تک ممبران نے صوبائی گورنمنٹ کے نقائص کی نشان دہی کی ہے، آج ہم صوبائی گورنمنٹ سے details لیں گے اور امید ہے کہ وہ تمام اقدامات کریں گے تاکہ لوگوں کو relief ملے۔ لوگ بڑے متاثر ہوئے ہیں اور خاص طور پر سومیانی پر جو expect کررہے ہیں کہ آج رات یا کل صبح کو یہ hit کرے گا اس کے ساتھ کراچی کا جو area ہے جس میں سومیانی ، اورماڑہ اور مختلف علاقے ہیں ۔اللہ کرے وہ شدت کم ہو۔ اگر شدت بڑھتی ہے تو نقصان زیادہ ہونے کا خطرہ ہے لیکن تمام ادارے alert ہیں۔ اس پر فیڈرل گورنمنٹ بھی دیکھ رہی ہے، بلوچستان گورنمنٹ نے بھی خصوصی اقدامات کیے ہیں لیکن جہاں جہاں lapses ہیں ان کی انہوں نے آج نشاندہی کی ہے اس حوالے سے بلوچستان گورنمنٹ سے بات کی جائے گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس کی report بلوچستان گورنمنٹ سے لے کر سینیٹ کی next sitting میں پیش کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ریحانہ یحییٰ صاحبہ۔

Senator Rehana Yahya Baloch: Thank you very much Mr. Chairman. I agree with what Senator Kalsoom said. As you all know and it has been coming on the TV that the cyclone itself hasn't come but the rain has created havoc in all the small villages which lie very close to the coastal belt.

جناب! ابھی ایک گھنٹہ قبل انہوں نے ٹی وی پر یہی کہا ہے کہ لوگوں کی کشتیاں ڈوب گئی ہیں now those poor fishermen are living on the little boats which they take to the sea. ان کو بھی compensation دیا جائے اور main جو coastal highway ہے it has come under so much of water, so much of rainfall, the cyclone hasn't come. It has sunk under so many feet of water تو by road ان کا کوئی رابطہ نہیں ہے اور ان کا سارے ملک سے رابطہ کٹ گیا ہے۔ تربت سے towards the north and south even اور disaster management کا تو آپ نے دیکھا کہ they did not have any proper arrangements over there. Although they

claim, they have always most probably, done good job but last time also when we had floods, the relief did not go to the people who were hit by the disaster. اگر کسی نے پانچ کروڑ کی بات کی، تو ہماری صوبائی حکومت نے کی ہے اور یہاں سے بھی میں امید کرتی ہوں ان کے لیے کچھ آجائے گا تو یہ ہمارے چیف سیکرٹری صاحب کے توسط سے ان کو دیا جائے۔ انہوں نے گوادر میں کام کیا ہے اور پسنی میں کام کیا ہے۔
He knows the way around. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ، لشکری صاحب۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: جناب چیئرمین! ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں یہ کہا گیا کہ کچھ ہو نہیں رہا، لوگ درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ یقیناً سومیانی سے لے کر جیوانی تک بہت نقصان ہوا ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ ساتھ ساتھ کئی علاقوں میں بارش بھی ہوئی ہے اور سیلاب بھی آرہا ہے۔ Disaster Management Authority اس وقت فوری طور پر کام نہیں کر سکتی کیونکہ مکمل طوفان ہے اور طوفان کی وجہ سے ہیلی کاپٹر بھی نہیں اڑ سکتے لیکن بلوچستان گورنمنٹ نے تین دن پہلے emergency meetings کیں اور مختلف کیمپس بنانے کے لیے انتظامیہ کو ہدایت کی مگر اس وقت اس حد تک بارش اور طوفان ہے کہ فوری طور پر کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ گورنمنٹ آف بلوچستان نے 5 کروڑ امداد کا اعلان کیا ہے کہ مختلف کیمپس میں خوارک وغیرہ پہنچانے کے لیے کام کیا جائے اور ہماری پارٹی کے منسٹرز بھی اس وقت meeting میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ plan بنا رہے ہیں کہ وہ ساحلی علاقے کا دورہ کریں اور دورہ کرنے کے بعد فوری طور پر رپورٹ دیں اور لوگوں تک امداد پہنچائیں مگر یہ اتنا شدید طوفان ہے کہ اس وقت ہیلی کاپٹر بھی نہیں اڑ سکتے، کئی جگہ پر سڑکیں ٹوٹی ہیں، گاڑیاں نہیں جا سکتی ہیں، امداد نہیں پہنچ سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل تک طوفان کی شدت کم ہو جائے گی تو امداد بہت تیزی سے پہنچے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور ہمیں ابھی جو اطلاعات آرہی ہیں وہاں زبردست بارش میں لوگ بے یارومددگار بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں نہ کوئی گھر ہے، نہ کوئی خیمہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح لشکری صاحب نے کہا کہ تین دن پہلے نہیں

بلکہ ایک ہفتہ پہلے پریس میں آیا تھا اور باقاعدہ TV Channels پر کہ یہ طوفان آنے والا ہے تو میں اس کو بلوچستان حکومت کی لاپرواہی سمجھتا ہوں۔ مرکزی حکومت کو بھی اس کا نوٹس لینا چاہیے تھا۔ یہ ان لوگوں کے لیے دور دراز علاقوں میں کوئی ایسا بندوبست کرلیتے، ان کو وہاں امداد پہنچا دیتے تاکہ لوگوں کی اموات کا خطرہ بھی کم ہوتا۔ ابھی معاملہ اتنا serious ہے کہ لوگ وہاں پر پریشان ہیں، نہ کھانے کا انتظام ہے، نہ وہاں گھروں کا انتظام ہے۔ وہاں اتنی زیادہ بارش ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو زیادہ serious لیا جائے۔

جناب چیئرمین! یہاں فیڈرل گورنمنٹ کے جو concerned departments ہیں، ان کو فوری طور پر آپ کہیں کہ وہ involve ہوں اور صوبائی حکومت کو آپ کہیں کہ وہاں ایمرجنسی کے طور پر لوگوں کو فوری relief دیا جائے ورنہ تو یہ بڑا مسئلہ ہے۔ یہ تو ایک ہفتے سے کہہ رہے تھے کہ یہ طوفان آرہا ہے اور اب دو دن میں صوبائی حکومت حرکت میں آگئی ہے اور اس کے لیے پانچ کروڑ روپے کچھ بھی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دس کروڑ کا مرکزی حکومت فوری طور پر اعلان کرے۔ اس ہاؤس کے توسط سے آپ ابھی ایک ruling دیں کہ وزیراعظم بھی فوری طور پر دس کروڑ کا اعلان کریں اور یہاں سے ایک ٹیم بھی جائے وہاں لوگوں کی اموات کا زیادہ خطرہ نہ ہو۔ لوگ وہاں بڑی تکلیف میں ہیں، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو seriously لیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، ڈپٹی چیئرمین صاحب۔ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ فکر نہ کریں۔

سینیٹر میر جان محمد خان جمالی: یہ بالکل ایک قدرت کی طرف سے آفت ہے یہ ہم ذہن میں رکھیں اور انسانی طور پر جو کچھ ہو سکتا ہے اس کی تیاری جو ہو سکتی ہے وہ کی جائے لیکن ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر دو گھنٹے کے بعد Special Bulletin جاری ہونا چاہیے اور وہاں پر جو ادارے rescue operation کر رہے ہیں، relief کر رہے ہیں وہ بھی update دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ Tuesday کو آپ کے سامنے ایک report put up کی جائے کہ 48 گھنٹے میں کیا relief operations ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو بچایا گیا ہے کیونکہ یہ طوفان ابھی کراچی کی طرف بڑھ رہا ہے تو ایک systematical approach کی جائے اور اجلاس کے بعد سینیٹ کی طرف سے ایک ٹیم بھیجیں اور دیکھیں کہ کتنا relief ہوا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ مندوخیل صاحب

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع دیا۔ جناب! جیسے honourable members نے واقعات اور حقائق پیش کیے ہیں اور اب تو سب دنیا کو معلوم ہے کہ تمام دنیا میں سمندر کا جو ساحل ہے تمام جو کنارہ ہے ایسے ہی خطرناک طوفان سے ان کا سامنا ہے اور ساتھ ہی بارش اس درجے کی ہو رہی ہے۔ یہ ایک بالکل غریب علاقہ ہے۔ یہاں غریبوں کی جھگیاں ہیں یہ تمام علاقہ ایسا ہے اس لیے وہاں پر واضح طور پر نقصان ہوگا اور ہوا ہے تو اس حوالے سے صوبائی گورنمنٹ یا فیڈرل گورنمنٹ کو natural disaster میں جو rescue ہوتی ہے اور امداد دی جاتی ہے جناب! اس بنیاد پر کام کیا جائے۔ ان تمام لوگوں کو تحفظ بھی دیا جائے اور ان کے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کا compensation دیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بلاشبہ یہ ایک آفت سماوی ہے لیکن یہی وقت ہوتا ہے انسانوں کے امتحان کا، اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان تمام بھائی بہنوں، بوڑھوں، بچوں کو جو متاثر ہوئے ہیں ان کے ساتھ نہ صرف اظہار ہمدردی کریں بلکہ ان کو بچانے، ان کی خدمت کرنے، اور ان کے نقصانات کی تلافی کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وقت ایک دوسرے کو blame کرنے کا نہیں ہے بلکہ ہم سب متفقہ طور پر یہ بات کہتے ہیں کہ مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتوں کو اور صرف نیوی ہی نہیں بلکہ فوج اور rescue کے لیے وہاں پر جو موجود ہیں انہیں war footings پر mobilize کیا جائے۔ اس میں ایک ایک لمحہ اہم ہے۔ اس کی intensity 24 گھنٹے رہے گی۔ یہ بات کہ ہیلی کاپٹر نہیں جا سکتے ہیں، ٹھیک ہے لیکن جب اس قسم کی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو بلاشبہ emergency forces جو بھی available means ہوں وہ ٹرک ہوں وہ کوئی اور راستے ہوں انہیں اختیار کرنا پڑتا ہے۔ شاید جو اطلاعات آ رہی ہیں، ذاتی contact کے ذریعے سے بھی، SMS کے ذریعے اور پھر اخبارات کے اندر اس میں بڑی پریشانی کی بات ہے کہ جو relief camps بنائے گئے ہیں وہاں پر نہ صرف ضروری سہولتیں موجود نہیں ہیں اور جو کھانا دیا گیا ہے وہ بھی کچا پکا ہے اور اس سے لوگ بیمار ہوئے ہیں۔ یہ وقت exploit کرنے کا نہیں

ہے یہ وقت خلوص اور دیانت سے خدمت کرنے کا ہے۔ میں، میری جماعت، ہم سب اس معاملے میں جو خدمت ممکن ہے، کر رہے ہیں لیکن اصل ذمے داری مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میر محمد علی رند صاحب۔

سینیٹر میر محمد علی: جناب چیئرمین! انہوں نے سیلاب سے متعلق بات کی ہے۔ مجھے فون آئے ہیں۔ لوگ پہلے والے سیلاب کے عذاب میں مبتلا ابھی تک میدانوں میں پڑے تھے۔ اب پھر دشت سے لے کر گوادر تک اور بلنور میں اتنا سیلاب آیا ہے کہ بند ٹوٹ گیا ہے۔ پانی نے لوگوں کو گھروں میں محصور کر دیا ہے۔ گوادر میں تباہی کے بارے میں، میں نے ڈی سی کو بھی بتایا ہے، وزیر کو بھی بتایا ہے کہ فوری طور پر وہاں لوگوں کے ساتھ تعاون کریں۔ لوگ میدان میں پڑے بھوکے مر رہے ہیں۔ پانی بھی نہیں ہے۔ سمندر کا خوف بھی ہے لیکن اس سے قبل ہی سیلاب نے وہاں تباہی مچائی ہوئی ہے۔ گوادر، تربت کا میدانی علاقہ ہے، بلنور ہے۔ اس کے تمام بند ٹوٹ گئے ہیں۔ آپ فوری طور پر وہاں امداد پہنچائیں۔ وہاں ٹینٹ اور کمبل بھیجنے چاہئیں نیز راشن بھیجنا چاہیے۔ اس کے لیے ہیلی کاپٹر بھی جا سکتے ہیں۔ وہ تربت میں اتر سکتے ہیں، گوادر ایئرپورٹ پر اتر سکتے ہیں۔ وہاں فوری طور پر امداد پہنچائیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے پانچ کروڑ بھیجا ہے۔ پانچ کروڑ کچھ نہیں ہے۔ اس میں مزید اضافے کی ضرورت ہے۔ مرکز کو بھی وہاں امداد بھیجنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہاں کافی نقصان ہوا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی جمال لغاری صاحب۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آنے والے سمندری طوفان پر بلوچستان کے میرے تمام honourable colleague سینیٹروں نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں ایک اور طوفان کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جنوبی پنجاب کے حوالے سے پچھلے کچھ دنوں سے تواتر سے یہ خبریں آرہی ہیں کہ یہاں پر دہشت گردوں کی ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: لغاری صاحب ہمارے درمیان یہ decide ہوا تھا۔ آپ منگل کو بات کر لیجیے گا گوادر میں جو سیلاب آرہا ہے only with regard to the Gwader point of order ہوگا۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: یہ decision ہمیں convey نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: آپ کی بات صحیح ہے۔ وسیم سجاد صاحب وہاں موجود تھے۔ آپ کو بتانا ان کا فرض تھا۔

Senator Sardar Mohammad Jamal Khan Leghari: Ok, I abide by that.

جناب چیئرمین: ڈپٹی چیئرمین صاحب بھی موجود تھے۔ آپ یہ Tuesday کو لے لیجیے if you don't mind ہم نے یہ decide کیا ہے کہ ہر روز آخر کا آدھ گھنٹہ points of order کے لیے ہو گا۔ ٹھیک ہے؟ شکریہ۔ جی ثریا صاحبہ۔ بلوچستان کے لوگ پہلے اپنے خیالات کا اظہار کر لیں۔

سینیٹر ثریا امیر الدین: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جب پہلے سے پتا تھا کہ طوفان آنے والا ہے تو اس کے لیے پہلے سے ہی انتظامات کرنے چاہییں تھے۔ سمندری طوفان کے ساتھ ساتھ بارش نے تباہی مچائی ہے۔ گوادر میں کچے گھر تھے۔ وہ گھر گر گئے ہیں اور وہاں لوگ بہت پریشان ہیں۔ اب پانی آیا ہے تو وہاں بیماریاں بھی پھیلیں گی۔ اس لیے خوراک کے ساتھ ساتھ دوائیوں کا بھی انتظام کرنا چاہیے اور ان کو محفوظ مقامات تک پہنچانا چاہیے۔ گو ہوائیں تیز ہیں لیکن آج نہیں تو کل موسم ٹھیک ہو جائے گا اور ان لوگوں کو جتنا جلد ہو سکے، وہاں سے نکالنا چاہیے۔ ان کی خوراک کا انتظام کرنا چاہیے۔ ان کے لیے دوائیوں کا انتظام کرنا چاہیے۔ ان کو دوبارہ سے گھر بنانے کے لیے کچھ نہ کچھ دینا چاہیے۔ صوبائی حکومت بھی دے، ہماری حکومت بھی دے اور جو یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم سب اپنی اپنی تنخواہوں میں سے ان کو کچھ نہ کچھ دیں تا کہ ان کا بھلا ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی زاہد صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! جو سمندری طوفان آرہا ہے اور بلوچستان کے ہمارے colleagues کے جو خدشات ہیں، وہ اپنی جگہ بالکل صحیح ہیں اور یہ سندھ کی طرف بھی بڑھ رہا ہے۔ ہماری مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو چاہیے کہ ان کی مدد کریں۔ ابھی جو صورت حال سامنے آرہی ہے، ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ بات ہوئی تھی کہ طوفان نے ابھی بلوچستان کو hit بھی نہیں کیا ہے لیکن اس سے پہلے ہی اتنی تباہی ہو گئی کہ وہاں پر تمام گھر بہہ گئے۔ لوگ بہت آفت زدہ ہیں۔ ساری پاکستانی قوم کا یہ فرض ہے اور میں ان کو بالکل support کرتا ہوں اور ہم سینیٹروں کو بھی چاہیے کہ ہم اپنی تنخواہ ان

کو دے دیں تا کہ وہاں کے لوگوں کو relief مل سکے۔ میں ان کے دکھ درد میں ان کے ساتھ شریک ہوں اور ہمارے ساتھی بھی شریک ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ہمایوں صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: ہمارے معزز ساتھیوں نے بلوچستان اور سندھ کے بارے میں جو بات کی ہے میں بھی اس کو endorse کرتا ہوں۔ ہماری Disaster Management Authority کو اپنے تمام تر انتظامات مکمل کرنے چاہئیں کیونکہ طوفان سندھ کی طرف بھی بڑھ رہا ہے۔ وہاں پر خوراک، خیمے، پانی، ہر طرح کی سہولت میسر آنی چاہیے۔ اس کے علاوہ ہیلی کاپٹر سروس بھی ہونی چاہیے تاکہ ان کو ریلیف میسر آسکے۔ اس کے علاوہ مکران کوسٹل ہائی وے، گوادر، پسنی، اورماڑہ اور پورے ایریا کو feed کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ این ایچ اے کو بھی ہدایت کی جائے کہ اپنی ساری maintenance ٹیموں کو بمع مشینری اور افسران، گوادر، پسنی اور اورماڑہ میں station کیا جائے تاکہ اگر کہیں سے بھی سڑک ٹوٹتی ہے تو فوری طور پر اس کی مرمت کرنے کے انتظامات موجود ہوں۔ اس کے علاوہ سندھ کوسٹل ایریا میں سیلاب بڑھ رہا ہے، اس کے لیے بھی پوری تیاری کی جائے۔ سیلاب کراچی کی طرف بھی بڑھ رہا ہے۔ کراچی میں بھی سی ویو، ڈیفنس، کلفٹن میں ریلیف کیمپس قائم کیے جائیں اور اگر وہاں پانی آتا ہے تو اس کی نکاسی کا بھی بندوبست کیا جانا چاہیے کیونکہ اس سے وبا پھیلنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: صابر بلوچ صاحب۔

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب چیئرمین! ہمارے دوستوں نے تفصیل سے اس کا ذکر کیا ہے۔ میں زیادہ detail میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں صرف اتنا کہوں گا کہ کاش! دو سال پہلے یہ صورت حال ہوتی تو پورا پاکستان گوادر میں جمع ہو جاتا۔ پتا نہیں آج گوادر کو کس کی نظر لگ گئی ہے۔ دو سال پہلے پاکستان کے تمام بڑے بڑے سرمایہ داروں، جاگیرداروں کی نظریں گوادر اور گوادر کی زمینوں پر تھیں لیکن آج سب نے اپنی نظریں پھیر لی ہیں۔ یہ صرف گوادر شہر کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورا ضلع اس وقت سائیکلون کی زد میں ہے اور دوسری طرف بارش ہو رہی ہے۔ ٹی وی پر ہم نے دیکھا ہے اور ہم خود ذاتی طور پر اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ٹیلی فون بند ہیں۔ ٹیلی فون کمیونیکیشن سسٹم ختم ہو چکا ہے۔ ٹیلی ویژن پر نقصانات نہیں دکھائے جا رہے ہیں۔ کوسٹل ہائی وے بند ہے۔ گوادر کے علاقے سے

آٹھ ڈوبی ہوئی لاشیں آج ملی ہیں۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ فوری اقدامات کرے۔

جناب چیئرمین: جی غفار قریشی صاحب۔

سینیٹر عبد الغفار قریشی: جناب چیئرمین! جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ طوفان کراچی کی طرف بڑھ رہا ہے اور یہ کل کراچی کو hit کرے گا۔ سندھ کے ساحلی علاقوں کی حالت بھی بڑی ابتر ہے۔ گو کہ اس کی اطلاع بہت پہلے سے تھی اور حکومت کو اس کے لیے انتظامات کر لینے چاہییں تھے لیکن ابھی ریلیف کیمپوں میں وہاں کے بھیجے گئے لوگوں کی حالت اتنی ابتر ہے کہ آپ آج کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں، آج کے ٹی وی کے بلیٹن دیکھ لیں، ان سب میں واضح طور پر لکھا ہے کہ وہاں پر ان کو کسی قسم کی سہولت میسر نہیں ہے۔ وہاں پر وزیر اعلیٰ سندھ جب گئے تو ایک ہنگامہ برپا ہو گیا اور لوگوں نے شکایات کے انبار لگا دیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت سندھ کا فرض ہے کہ وہ بے گھر ہونے والے غریب لوگوں کو سہولیات فراہم کرے اور وہاں پر باضابطہ طور پر انتظامات کیے جائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی انجینئر صاحب۔

سینیٹر انجینئر ملک رشید احمد خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں فاٹا کی طرف سے عرض کروں گا۔ بلوچستان کے غریب عوام، جو اس وقت تکلیف میں ہیں، ان کے ساتھ ہمیں ہمدردی ہے۔ بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے اور وہاں اس وقت آفت آئی ہوئی ہے۔ بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے اور اسے بلوچستان حکومت پر ہی نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ چاروں صوبوں کو اس کی مدد کرنی چاہیے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Right now, I had a report from the DG, Disaster Management Cell Balochistan. اس میں سائیکلون وغیرہ کا ذکر ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقے متاثر ہوئے ہیں۔ بارش بھی ہوئی ہے۔ Already the Balochistan government has announced 5 crore rupees. وہاں پر نیوی کے کوسٹ گارڈ اور آرمی بھی depute ہے اور وہاں پر آرمی مزید ریلیف کیمپوں

کا انتظام کر رہی ہے and certainly we will give the detailed report on Tuesday.

جناب چیئرمین: Detailed report on Tuesday. اگر sense of the House ہو، میں ممبران سے پوچھ لیتا ہوں کہ اگر ایک relief fund create کر لیا جائے، جس میں تمام ممبران including the Chairman and the Deputy Chairman ایک، ایک ہفتے کی salary اس فنڈ میں دے دیں یہ پیسے at source salary cheque issue ہونے سے پہلے کاٹ لیے جائیں گے۔ ایک ہفتے کی salary straightaway اس فنڈ میں چلی جائے گی۔ جیسے House کہے، ایک ہفتہ یا پندرہ دن کی One month's basic salary کر دی جائے؟ ٹھیک ہے، one month's basic salary for this relief fund. Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: انشاء اللہ جو fund create ہو گا Senate Secretariat look after کر کے بھیجے گا۔ جی گلشن سعید صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ relief fund ہو گا رقم straightaway اس میں جائے گی اور فنڈ سے نہیں کی جائے گی۔

سینیٹر گلشن سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ کراچی کی طرف دلانا چاہتی ہوں جہاں پر لیاری میں آئے دن سات، آٹھ لوگ قتل کیے جا رہے ہیں۔ جناب والا! یہ لمحہ فکریہ ہے، اس سے پہلے target killing بھی ہوتی رہی ہے۔ کیا ہماری جماعتیں اب مافیا کی شکل اختیار کر گئی ہیں کہ آپس میں پٹھان بھائیوں اور دوسروں کو مارا جا رہا ہے؟ میرا خیال ہے کہ اس کا notice لینے کی ضرورت ہے۔ روزانہ وہاں پر سات، آٹھ لوگ مارے جاتے ہیں اور لوگ سہمے ہوئے ہیں۔ ہمیں بہت سے letters and telephones آئے ہیں کہ حالات بہت خراب ہیں۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں، آپ نے بڑی اچھی بات کی۔ کل اس پر بحث ہوئی تھی اور منگل کو Interior Minister Sahib لیاری پر report دیں گے۔

The House stands adjourned to meet again on Tuesday the 8th June, 2010 at 04:00 P.M. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again
On Tuesday the 8th June, 2010 at 04:00 pm.]